قبر کھودنے کی اجرت لینے کا حکم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3145

تاریخ اجراء: 29 ربیع الاول 1446ھ / 04 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ کیا قبر کھودنے کی اجرت لینا جائز ہے؟ براہ مہربانی جواب ارشاد فرمادیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گورکن کے لیے قبر کھودنے کی اجرت لینا اس صورت میں جائز ہے، جبکہ اس کے علاوہ کوئی اور بھی قبر کھودنے کی صلاحیت رکھنے والا وہاں موجود ہو، اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور ایسا نہ ہو تو اس صورت میں اس کے لیے قبر کھودنے کی اجرت لینا جائز نہیں کہ اس صورت میں اسی گورکن پر قبر کھودنا واجب ہے، اور واجب کی ادائیگی پر اجرت لینا حرام ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے "والأفضل أن يغسل الميت مجانا وإن ابتغى الغاسل الأجر فإن كان هناك غيره يجوز أخذ الأجر وإلا لم يجز, هكذا في الظهيرية." ترجمہ: افضل یہ ہے کہ میت کو بغیر اجرت کے غسل دے۔ اور اگر غسل دینے والا اجرت لینا چاہے تو اگر وہاں کوئی اور بھی غسل دینے والا ہے تو اس کے لیے اجرت لینا جائز ہے، ورنہ اجرت لینا جائز نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ج 01، ص 159، 160، دار الفکر، بیروت)

اس پر تعلیقات رضویہ میں امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "لتعين الوجوب عليه فيكون أخذ الأجرة على أداء الوجوب وهو حرام." ترجمہ: کیونکہ اس صورت میں اس پر غسل دینے کا وجوب متعین ہے، پس یہ واجب کی ادائیگی پر اجرت لینا ہو گا اور وہ حرام ہے۔ (التعلیقات الرضویۃ علی الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ص 56، مکتبہ اشاعۃ الاسلام، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم